جی او ز پر پابندی، عیسائیوں اور مرزائیوں کے قومیائے گئے تعلیمی ادارے ان کو واپس نہ کرنے کے مطالبات پر حکومت سنجیدگی سے غور کرے اور انہیں فوراً منظور کرے۔

جناب جنرل مشرف نے کراچی میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے گھر جا کر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ

"بعض لوگوں نے مجھے اور میرے خاندان کو قادیانی مشہور کر رکھا تھا الحمد للہ ہم مسلمان ہیں، قادیانی نہیں ہیں میں واحد حکمران ہوں جس نے امریکہ کو دہشت گردی اور جہاد کا فرق سمجھایا" اچھا ہوا کہ جناب جنرل نے کھل کر اپنے عقائد اور افکار کی وضاحت کر دی۔ لیکن ایک بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ یہ کہ حکومتی اہلکاروں، وزیروں مشیروں کے بیانات تو جہاد اور مدارس عربیہ کے حق میں آتے ہیں لیکن عملی اقدامات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ آئے روز مدارس پر چھاپے، علماء اور طلباء کی تلاشی، ان کی بے عزتی، دہشت گردی کے جھوٹے الزامات لگا کر انہیں گرفتار کرنا، آخر اسے کیا نام دیا جائے گا؟

جناب جنرل صاحب! آپ کے نورتن آپ کو مروائیں گے۔ ان میں اکثر وہی لوگ ہیں جو سابقہ حکومتوں کے بھی حاشیہ بردار تھے۔ یہ ان کے وفادار تھے نہ آپ کے وفادار ہیں۔ یہ تو اسلام اور وطن کے بھی وفادار نہیں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کر گزریں۔ جو ایجنڈا آپ نے پیش فرمایا تھا اسی کو پورا کر لیں تو تاریخی کارنامہ ہوگا آپ اس وقت بلا شرکت غیرے مطلق العنان حکمران ہیں ہمت کیجئے اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیجئے پھر دیکھئے اللہ کی مدد آپ کے لیے کیسے آتی ہے بالکل اسی طرح جیسے افغانستان میں نصرت الٰہیہ کا نزول ہوا ہے۔ ہمیں آپ کے مسلمان ہونے پر شک نہیں اعمال مشکوک ہیں اور اس کا کوئی بھی سبب ہو سکتا ہے اسلام کی حکومت قائم ہو گی تو ملک بچے گا، قوم بچے گی، آپ بچیں گے ورنہ.........

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

فقیہہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جیّد عالم دین، فقیہہ اور ممتاز دینی سکالر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو نامعلوم دہشت گردوں نے ۱۸ مئی کو کراچی کے بھرے بازار میں شہید کر دیا۔ مولانا کے ہمراہ ان کے خادم اور ڈرائیور جناب عبدالرحمن بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا شمار ملک کے ان علماء میں ہوتا تھا جن کے ہاتھ، زبان اور قلم سے کبھی کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچی وہ ایک سچے مؤمن اور صوفی کامل تھے۔ ان کا قلم ہمیشہ کفار و مشرکین اور مرتدین کی سرکوبی کیلئے وقف رہا۔ فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں ان کا قلم گرزِ البرز شکن تھا۔ انہوں نے ہمیشہ دلیل کی طاقت، علم کی ثقاہت اور عمل کی وجاہت سے اپنا لوہا منوایا۔ ان کی مظلومانہ

شہادت سے یقیناً علماء کی صف میں نہ پر ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔

گزشتہ دس برسوں میں جس کثرت کے ساتھ علماء قتل ہوئے ہیں اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ یہ نتیجہ ہے اس غفلت اور دین بیزاری کا جس کا مظاہرہ ہمارے حکمران تسلسل سے کرتے چلے آرہے ہیں اور جس سے دین دشمن قوتوں کے حوصلے بڑھے ہیں اور دہشت گردوں کو قوت ملی ہے۔ آج تک کسی بھی عالم دین کے قاتل پکڑے گئے ہیں نہ ان کو سزا ہوئی ہے۔ اگرچہ جنرل مشرف نے مولانا کے گھر جا کر تعزیت کی ہے اور قاتلوں کی گرفتاری کیلئے تمام وسائل بروئے کار لانے کا وعدہ کیا ہے مگر...... یا حسرتا۔ اے کاش مولانا کے قاتل پکڑے جائیں اور انہیں عبرتناک سزا ہو۔ مولانا کے قتل میں کن قوتوں کا ہاتھ ہے؟ یہ حکومت بھی جانتی ہے اور عوام بھی۔ مگر انہیں پکڑے گا کون؟ مولانا کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے مولانا حبیب اللہ مختار کو شہید کیا تھا۔ ابھی تو وہ زخم بھی مندمل نہیں ہوا تھا کہ سفاکوں نے یہ گہرا زخم لگا دیا۔ یہ زخم تو ایسے ہیں جو کبھی مندمل نہیں ہوں گے اس طرح دین کے کام کو روکا جا سکتا ہے اور نہ اہل دین کو مغلوب اور ہراساں کیا جا سکتا ہے۔ مولانا شہید ہو کر زندہ جاوید ہو گئے ہیں ان کے سینکڑوں شاگرد، روحانی بیٹے ان کے مشن کی تکمیل کیلئے زندہ ہیں ان کا خون رائیگاں نہیں جائے رنگ لائے گا اور ضرور لائے گا۔

بقیہ از ص 8

اس موقعہ پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو پوری انسانیت کے لیے منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقویٰ کے سبب ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمہارے غلام، جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔ میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں، اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو تم گمراہ نہ ہو سکے، وہ کیا چیز ہے، کتاب اللہ۔

خطبہ کے آخر میں فرمایا، تم سے اللہ کے ہاں میری بابت پوچھا جائیگا تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم کہیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: اے اللہ تو گواہ رہنا۔

حجتہ الوداع سے واپسی پر ماہ صفر کے آخری ایام میں سفر آخرت کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور کئی ایام کی علالت کے بعد ۱۲ ۔ ربیع الاول ۱۱ ھ کو اس دنیائے فانی سے رحلت کی۔ اور آخری وقت میں امت کو نماز اور غلاموں کے حقوق کی نگہداشت کی وصیت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ نے اس پیغامِ حق کو اقصائے عالم تک پہنچایا۔